علمی و تحقیقی مجلہ ”محاکمہ“ یونیورسٹی آف سیالکوٹ

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

ڈاکٹر قدیر انجم باجوہ ،اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر حنا کنول، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

محمد حسین آزاد کی تدوینی خدمات دیوانِ ذوق کے آئینے میں

Muhammad Hussain Azad's Editing Services In The Light Of 'Deewan e Zauq'

Dr. Qadeer Anjum Bajwa, Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore

Dr. Hina Kanwal, Assistant Professor, Lahore College for Women University, Lahore

Abstract

Muhammad Hussain Azad was a multidisciplinary personality who has given some invaluable writings to Urdu literature as a prose writer, poet, critic, historian and editor. Some of his works include 'Aab e Hayat', 'Sukhan Dan e Faris', 'Qasas e Hind', 'Darbar e Akbari', 'Nigaristan e Faris', 'Nairang e Khayal' and 'Deewan e Zauq'.In 1988 he started editing the work of his teacher Sheikh Muhammad Ibrahim Zauq which was finally published 1891 after unending toil and labor. Other students of Zauq like Hafiz Veeran, Mirza Anwar and Zaheer Dehlavi had arranged his deewan prior to this. While arranging 'Deewan e Zauq', Muhammad Hussain Azad has not gone into details of principles of editing but has definitely given a system of editing which served as a beacon for others to follow. In spite of the numerous objections on 'Deewan e Zauq',the importance of this deewan cannot be downplayed.

Keywords: Critic,Editing, Arranging, Objection, Downplaye, Historian

محمد حسین آزاد اردو ادب کے روشنی کا مینار ہیں جن سے تحقیق و تنقید اور ادبی تاریخ کے باب روشن ہوئے۔ ۱۸۸۰ء میں اِن کی تصنیف۔ ”آب حیات“ شایع ہوئی۔ اس کتاب سے تحقیق و تنقید کے نئے مباحث جنم لیتے ہیں۔ ”آب حیات“ نے اردو ادب کی تنقید کو تذکرہ کی ذوقی اور تاثراتی تنقید سے باہر نکال کر جدید طرزِ تنقید اور تاریخ سے ہم آہنگ کر دیا محمد حسین آزاد نے تاریخ کے ساتھ ساتھ اردو شعراء کی تنقید کو بھی وسیع کینوس سے روشناس کیا۔ ”آب حیات“ پہ تنقید ہو یا تعریف تقریباً ہر نقاد، محقق اور تاریخ دان محمد حسین آزاد کی خامیوں اور خوبیوں کو بیان کرتا ہے۔ یہ وہ تصنیف ہے جس نے آزاد کی شخصیت کو گھیرے رکھا ہے۔ لیکن

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

آزاد کا مرتب کردہ "دیوان ذوق" بھی کسی لحاظ سے کم نہیں۔ حافظ محمود شیرانی کا مضمون "شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد اور دیوان ذوق" قابلِ ذکر ہے۔ اس مضمون میں حافظ محمود شیرانی محققانہ انداز میں اس دیوان کا جائزہ لیتے ہیں۔ حافظ محمود شیرانی لکھتے ہیں :-

"مولانہ آزاد صاحب طرز ہیں۔ ان کی طرز نہ ان سے پہلے وجود میں آئی اور نہ ان کے بعد کوئی اس کی تقلید کر سکا۔ فارسی میں ابوالفضل اور ظہوری کے مقلد پیدا ہو گئے مگر آزاد کا ابھی تک کوئی مقلہ پیدا نہ ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا آزاد اپنے انداز کے آپ ہی موجد اور آپ ہی خاتم تھے" ۱

محمد حسین آزاد اپنے اُستاد محمد ابراہیم ذوق کا دیوان مرتب کرنے کی خواہش کا کئی بار مختلف جگہوں پر اظہار کر چکے تھے۔ مغلیہ سلطنت کا زوال اور برصغیر کی اقتصادی، معاشی اور معاشرتی صورت حال کسی سے چھپی نہ تھی۔ ذوق کی وفات کے آٹھ سال بعد ۱۲۸۹ھ میں "دیوانِ ذوق" مع قصائد ان کے شاگردوں حافظ غلام رسول ویران، سید ظہیر الدین اور مرزا انور نے مطبع احمدی شاہدرہ دہلی سے پہلی بار شایع کیا۔ اس دیوان کی کتابت ذوق کے شاگرد مرزا انور نے کی تھی۔ قصائد کے علاوہ اس دیوان میں ۱۸۳۳ غزلیات ہیں۔ اس دیوان میں ذوق کے وہ اشعار بھی درج ہیں جو ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گئے۔ محمد حسین آزاد نے جب یہ نسخہ دیکھا تو افسوس کیا کہ جس شاعر کے شاگرد صاحب دیوان ہو گئے اس کا دیوان اس قدر مختصر شایع ہوا۔ آزاد نے ظاہر کیا کہ اُستاد کی کئی غزلیں اور دیگر اصناف میں کلام آزاد کے پاس محفوظ ہے۔

"پھٹے پرانے مسودے لڑکپن سے بڑھاپے تک کی یادگار ہیں۔ والد مرحوم کی ہاتھ کی بہت سی تحریریں ہیں۔ بہت کچھ میری قسمت کے نوشتے ہیں کہ حاضر و غایب لکھتا اور جمع کرتا تھا۔ کٹے پھٹے اشعار کا پڑھنا مٹے حرفوں کا اجالنا، اس زمانے کے خیالات کو سمیٹنا، حالتوں کا تصور باندھنا، بھولے بسرے الفاظ و مطالب کو سوچ سوچ کر نکالنا میرا کام نہ تھا۔ خدائی مدد اور پاک روحوں کی برکت شامل حال تھی۔ میں حاضر اور خدا ناظر تھا۔ راتیں صبح ہو گئیں جب یہ مہم سر انجام ہوئی" ۲

محمد حسین آزاد کی شدید خواہش تھی کہ اُستاد کا پورا کلام لوگوں کے سامنے آسکے۔ اگر ان کا کلام محفوظ نہ رہا تو لوگ کیا یاد کریں گے کہ ذوق نام کا بھی کوئی شاعر تھا۔ آزاد نے شیخ اسماعیل کے ساتھ مل کر کلامِ ذوق کو مرتب کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس دوران غدر آگیا۔ دہلی کا اجڑ جانا اور مسلمانوں پر انگریزوں کا ظلم و ستم حالات کو تباہ و برباد کر گیا۔ آزاد کے والد محمد باقر جو اُس

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

وقت ایک اخبار نکالتے تھے انھیں پھانسی دے دی گئی۔ خاندان پر بہت بُرا وقت پڑا۔ ان مشکل حالات میں آزاد نے اُستاد کا کلام اور چند کتابوں کے ساتھ دہلی شہر کو چھوڑ دیا۔ اس مشکل صورتِ حال کے باوجود ذوق کے کلام کو مرتب کرنے کا پختہ عزم تھا اور ساتھ وہ "آبِ حیات" کی تکمیل کے خواہاں تھے۔ وہ "آبِ حیات" کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

> "تباہ کار زمانے کے ہاتھوں آج اس کی عمر بھر کی محنت نے یہ سرمایہ دیا اور جس نے ادنیٰ ادنیٰ شاگردوں کو صاحبِ دیوان کر دیا۔ اس کو یہ دیوان نصیب ہوا۔ میرے پاس بعض قصیدے ہیں، اکثر غزلیں ہیں، داخل ہو جائیں گی یا نا تمام غزلیں پوری ہو جائیں گی۔ مگر تصنیف کے دریا میں پیاس بھر پانی نہیں چنانچہ یہ تذکرہ چھپ لے تو اس پر توجہ کروں"[۳]

"آبِ حیات" کی تکمیل کے بعد محمد حسین آزاد نے دیوانِ ذوق کو ترتیب دینے کا کام شروع کیا۔ وہ خود اپنے دوستوں کو کہتے ہیں کہ اُستاد ذوق کی بہت سی غزلیں قصیدے بے ترتیب میرے پاس پڑے ہیں۔ ان بکھرے اشعار اور کلام کو صرف وہی ٹھیک ترتیب دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں ذوق کے وہ قصیدے، غزلیں یا اشعار جو کسی خاص موقع پر کسی تقریب یا ادبی معرکہ میں پیش کیے گئے وہ بھی آزاد جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لیے ان کے مرتب کردہ دیوانِ ذوق میں آزاد نے اپنی بیاض، ذوق کے مسودے اور حافظ ویران کے مرتب کردہ دیوان کے ساتھ ساتھ ذوق کے دوسرے شاگردوں سے بھی کلام اکٹھا کیا۔ ترتیب دینے کا یہ کام آزاد نے ستمبر ۱۸۸۷ میں شروع کیا اور پورے دس مہینے تک شب و روز محنت کی۔ بقول آزاد انھوں نے دس مہینے دس رات آنکھوں کا نیل ٹپکایا ہے۔ البتہ جلدی اس کی اشاعت نہ ہو سکی۔ اس کی ایک وجہ تو آزاد کی ناساز طبعیت تھی۔ اس صوتِ حال کے باوجود آزاد نے ان تھک محنت سے ذوق کا دیوان مکمل مرتب کیا۔ اسلم فرخی اپنے مضمون "دیوانِ ذوق" میں لکھتے ہیں:

> " محمد حسین آزاد نے دیوانِ ذوق مرتب کرنے میں غیر معمولی کاوش سے کام لیا تھا۔ ویران والے نسخے میں غزلیات کے اشعار کی تعداد ۱۸۳۳ تھی۔ آزاد کے نسخے میں یہ تعداد ۳۴۱۲ ہو گئی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آزاد کے نسخے میں اشعار کی تعداد تقریباً دگنی ہو گئی۔ اگر اشعار کے سلسلے میں آزاد اپنی اپچ سے جس کی تفصیل آگے آئے گی کام نہ لیتے تو ان کی کاوش یقیناً مبارک باد کی مستحق ہوتی لیکن ان کی جدت طبع اور حد سے بڑھتی ہوئی اُستاد پرستی نے ان کے اس کارنامے پر پانی پھیر دیا"[۴]

ڈاکٹر تنویر احمد علوی نے "کلیات ذوق اردو" مرتب کی ہے۔ وہ اسلم پرویز اور ان کے ہم خیال ناقدین کے شبہات کا جواب یوں دیتے ہیں:-

"حافظ ویران کے نسخہ میں کسی حصّہ کلام کے نہ ہونے کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ اِسے ذوق کا کلام ہی نہ مانا جائے۔ ویران اور ان کے ساتھی ذوق کے تمام کلام سے اگر واقف بھی رہے ہوں تو وہ سب کا سب اُن کی دسترس میں نہیں تھا۔ ظہیر دہلوی کے مرتبہ "نگارستان سخن" میں شامل غزلیں اُس کے ثبوت کے طور پر پیش کی جا سکتی ہیں جب کہ ظہیر دہلوی نسخہ ویران کی ترتیب میں شریک ہیں" ۵

ڈاکٹر تنویر احمد علوی کے مطابق یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ خود آزاد کے پاس اپنی بیاض کے علاوہ ذوق کے مسودے بھی محفوظ تھے۔ یہ وہ مسودات ہیں جو ذوق نے خود اپنے قلم سے لکھے اور بعض کی اصلاح کی۔ جہاں تک بیاض آزاد کا تعلق ہے تو آزاد کے پاس بڑی تقطیع کی قلمی بیاض موجود تھی جس میں ذوق کا کلام درج ہے۔ یہ بیاضِ آزاد، نبیرہ آزاد، آغا محمد باقر کی ملکیت میں تھی۔ اس میں بڑی تعداد اِن غزلوں کی ہے جو خود ذوق، آزاد اور شاگردوں کے ہاتھ ہی لکھی ہوئی ہیں۔ آزاد کے بقول بعض غزلوں کے مسودے ذوق نے اس بیاض کے صفحات پر تیار کیے۔ ذوق کی اپنی تحریر یا نقل کردہ غزلوں میں اصلاح بھی انھیں کے قلم سے ہوئی۔ ہر شاعر کی طرح ذوق نے بھی اپنے کلام کی درستگی کی طرف توجہ دی۔ بقول ڈاکٹر تنویر احمد علوی اس اصلاح کو صرف آزاد کی اصلاح قرار دینا حقائق کو بدل کر رکھ دیتا ہے۔ اس بیاض کے علاوہ دہلی اردو اخبار کے کچھ ایسے آف پرنٹ ملتے ہیں جن پہ ذوق کے قصیدے موجود ہیں۔ جس طرح ذوق کے شاگرد حافظ غلام رسول ویران نے ذوق کا بہت سا کلام یاد کیا تھا اُسے دیوان کا حصہ بنایا۔ یہی انداز آزاد نے بھی اختیار کیا ہے لیکن ویران کے حافظے پر اعتراض نہ ہوا جب کہ آزاد کے یاد شدہ کلام پر شک و شبہات کا اظہار کیا گیا۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی "کلیات ذوق اردو" کے دیباچے میں لکھتے ہیں:-

"مولانا محمد حسین آزاد کے مرتبہ متن میں شامل ہر ایک روایت کو خود مولانا آزاد کی وضع کردہ اور تشکیل کردہ روایت نہیں کہا جا سکتا۔ مولانا نے اہم ماخذ سے بھی کام لیا ہے اور ان حضرات سے بھی خط و کتابت کی ہے جن سے وہ مشورے اور معاونت کی توقع رکھتے ہیں" ۶

اِن کے خیال میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ بیس سال تک آزاد کو ذوق کے قریب رہنے کا موقع ملا۔ وہ ذوق کے بیٹے خلیفہ اسماعیل کے منہ بولے بھائی بن گئے تھے۔ اس طرح وہ ذوق کے خاندان کے زیادہ قریب رہے۔ دیوان ذوق کو مرتب کرتے

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

وقت اپنی بیاض کے علاوہ والد کی بیاض، ذوق کے مسودات، حافظ ویران کے مطبوعہ نسخے کے علاوہ دوست احباب اور معاصرین سے بھی مواد اکٹھا کرنے کی آزاد نے کوشش کی۔ بہت سا کلام ذوق کے صاحب زادے خلیفہ اسماعیل سے لیا۔ کچھ کلام حافظ ویران نے زبانی سنایا۔ وہ غزلیں جو آزاد کو خود یاد تھیں انھیں دیوان کا حصہ بنایا۔ بدایوں میں ذوق کے شاگرد میاں مذاق کے متعلق معلوم ہوا تو خط کے ذریعے اِن سے کلام حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس حوالے سے یہ امر بھی قابل غور ہے کہ مواد کی دستیابی کے بعد اِسے اُسی صورت شایع کرنا ہوتا ہے جو مصنف کی منشائے کے مطابق ہو۔ یہ بات بھی اصول تدوین میں مستحکم ہے کہ اصلاح شدہ یا بہتر کردہ متن خواہ کتنا ہی اچھا اور بہتر کیوں نہ ہو منشائے مصنف پہ فوقیت نہیں رکھتا۔ آزاد نے تمام اختلافی متون کو تو دیوان میں شامل نہیں کیا لیکن کہیں کہیں "ن" کی علامت لگا کر اختلافی متن یا تبدیل شدہ متن کی نشاندہی کی ہے۔ آزاد کے خیال میں ذوق اپنے کلام میں تبدیلیاں کرتے رہتے تھے۔ بقول ڈاکٹر تنویر احمد علوی حافظ ویران کو اِن تبدیلیوں کا پتہ نہ تھا۔ اِسی وجہ سے نسخہ ویران میں ذوق کا وہ کلام شامل ہے جو غیر اصلاحی کلام تھا۔ آزاد کے مرتب کردہ دیوان میں وہ کلام بھی شامل ہے جس کی اصلاح نہ کی گئی اور ساتھ ساتھ اصلاح شدہ کلام بھی۔ اصلاح کی نشاندہی حاشیے میں درج کر دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں آزاد نے مختلف قصائد اور غزلوں کے اسباب و محرکات پر بھی روشنی ڈالی ہے جس کی بنا پر وہ کلام تخلیق ہوا۔ اِسی وجہ سے آزاد کا مرتب کردہ "دیوانِ ذوق" ذوق کے کلام کے محرکات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ دیونِ ذوق نسخہ آزاد کی ایک اہمیت اس کی حاشیہ نگاری بھی ہے۔ حاشیہ سے مراد وہ معلومات ہیں جو متن کا حصّہ تو نہیں ہوتی لیکن مواد کے بارے میں مفید ہوتی ہیں۔ آزاد نے تحقیق کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اختلافات اور دیگر معلومات کو حاشیہ میں درج کیا۔ مثال کے طور پر کچھ اشعار کی تشریح اور وضاحت آزاد نے حاشیے میں درج کی ہے جو ذوق کے کلام کو سمجھنے اور جانچنے میں معاون ہیں۔ اس کے علاوہ آزاد نے کلام ذوق میں لکھے ہوئے الفاظ، اشیا کے نام، رسوم و رواج جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مٹ گئے یا متروک ہو گئے ان کی وضاحت حاشیہ میں کی ہے تاکہ نئے دور کے قاری کو اشعار کے معانی اور مفاہیم سمجھ میں آسکیں۔ حاشیے میں درج عبارت قاری کو بدلتے ہوئے تہذیبی، معاشرتی اور تاریخی ماحول اور واقعات کے سمجھنے میں بھی معاون ہے۔ آزاد نے اُن الفاظ کی وضاحت بھی کی ہے جو وقت گزرنے کے بعد نئے معنی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آزاد نے مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے ہیں۔ نسخہ آزاد کے حواشی کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بعض جگہ آزاد نے ذوق کے ہم عصر اور شمالی ہند کی انیسویں صدی کی ادبی اور تہذیبی صورت حال کو بھی بیان کیا ہے۔ یہ وضاحت متن کے تسلسل کو تو نہیں توڑتی بلکہ اُس کے

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

بارے میں مفید معلومات فراہم کرتی ہے۔ڈاکٹر ابرار عبد السلام اپنے مضمون "آزاداور تدوینِ دیوانِ ذوق" میں آزاد کی حاشیہ نگاری کو سراہتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "متن میں موجود وضاحت طلب مقامات، اختلاف نسخ یااس طرح کی دوسری صورتوں کو حواشی میں پیش کرنے کے لیے مختلف قسم کی علامات کا استعمال موجودہ عہد کی تدوین میں کثرت سے کیا جارہا ہے۔ اس کے ابتدائی نقوش بھی دیوان ذوق میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ دیوانِ ذوق میں تین طرح کی علامتیں موجود ہیں۔ ایک علامت "ن" کی ہے یہ علامت متن میں موجود ذوق کے شعر یا مصرع پر درج ہوتی ہے اور حاشیے میں یہی علامت درج کر کے اِسی شعر یا مصرع کی دوسری متنی صورت درج ہوتی ہے۔ اس صورت میں کہیں لفظ کی تبدیلی ہوتی ہے تو کہیں پورا مصرع یا شعر مختلف ہوتا ہے۔ اس طریقہ کار کی وضاحت آزاد نے کہیں نہیں کی لیکن دیوانِ ذوق کا مطالعہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ آزاد نے متن میں اصلاح شدہ کلام درج کیا ہے اور حاشیے میں اصلاح سے قبل متن درج کیا ہے۔ دوسری علامت "صہ" کی ہے۔ آزاد نے اس علامت کو بھی شعر پر درج کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ نشان زد شعر وضاحت طلب ہے۔ یہ وضاحت کسی لفظ کی یا کسی مخصوص صورت حال کی کرنا مقصود ہوتی ہے اور اس کی تصریح بالعموم جس غزل کے شعر پہ یہ نشان موجود ہو اس سے قبل کس واقعہ میں کر دی جاتی ہے۔ دورانِ غزل شاعر قطعہ بھی کہہ جاتے تھے۔ آزاد سے قبل بالعموم یہ روایت تھی کہ اس قطعہ کو علیحدہ قطعہ کا عنوان دے کر درج کرتے تھے اور پھر غزل کے اشعار درج کرتے تھے۔ دیوان ویران میں بیش تر مقامات پر یہی طریقہ کار استعمال ہوا ہے۔ لیکن آزاد نے اس طریقہ کار کو تبدیل اس طرح کیا ہے کہ غزل کا اندراج مسلسل رکھا اور دونوں مصرعوں کے درمیان "ق" کی علامت درج کر دی جس سے غزل کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پاتا اور قطعہ کی موجودگی کی وضاحت پیدا ہو جاتی ہے" [۷]

دیوانِ آزاد کی اہمیت اس کا مقدمہ بھی ہے کیوں کہ مرتب کرنے والا جہاں اس کے کلام کو منشائے مصنف کے مطابق درج کرنے کی پوری کوشش کرتا ہے وہاں شاعر کے بارے میں معلومات بھی اہم ہیں۔ اس طرح کلام کے ساتھ شاعر کی زندگی کے حالات وواقعات سامنے آجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں کلام پر تنقیدی رائے اس مرتب کردہ کتاب کو اہم بنا دیتی ہے۔ اس کے علاوہ آزاد نے اس مقدمے میں ذوق کے سوانحی حالات اور ادبی شخصیت دونوں لوگوں کے سامنے آجاتی ہے۔ ذوق کی پیدائش، شعر گوئی کا آغاز، اساتذہ سے اصلاح، قلعہ معلی سے وابستگی، شاگردوں کا ہجوم، اطوار وعادات، روز وشب کی مصروفیت گویا سب باتوں کو آزاد نے اکٹھا کرنے کی

ISSN(Online): 2790-5861, ISSN (Print): 2790-5853

کوشش کی اور وہ اس میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ علاوہ ازیں دیوان مرتب کرنے کے طریقہ کار پر بھی اظہار کیا ہے۔ یہ ایک الگ بحث ہے کہ آزاد نے دانستہ طور پر ذوق کے کلام میں تبدیلیاں کیں۔ اور اصلاح کے ساتھ کچھ غزلیں لکھ کر دیوان میں شامل کر دیں۔ اس حوالے سے حافظ محمود شیرانی کا مضمون "شمس العلما مولانا محمد حسین آزاد اور دیوانِ آزاد" قابل ذکر ہے۔ اس میں انھوں نے وہ پہلو جو اصلاح کے دائرہ کار میں آئے، اصلاح کے محرکات کیا تھے؟ متروک محاوروں کی جگہ آزاد نئے دور کے محاورے اور نئے الفاظ کو درج، ان تمام امور پر محققانہ بحث کی ہے۔ ذوق کا کلام اور اصلاح شدہ کلام دونوں کو درج کیا ہے۔ اور ان کا عکس بھی فراہم کیا ہے۔ حافظ محمود شیرانی نے اس عکس کے ذریعے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ غزلیں ذوق کی نہیں بلکہ آزاد نے خود لکھ کر اُستاد کے کلام میں شامل کر دیں۔ کیوں کہ کہ ذوق کی لکھی غزلوں میں کانٹ چھانٹ اور درستگی کی ضرورت نہ تھی۔ ان خامیوں اور کوتاہیوں سے قطع نظر دیوانِ ذوق نسخہ آزاد اہمیت کا حامل ہے۔ جس محبت، عقیدت اور جانفشانی کے ساتھ آزاد نے یہ کام کیا قابل تعریف اور قابلِ فخر ہے۔ اس کتاب کو ترتیب و تالیف سے اپنے شاگرد ہونے کا حق ادا کرنے کی پوری کوشش کی۔ مختلف شاگردوں اور احباب سے مواد اکٹھا کرنے کی کوشش کی قابلِ تعریف ہے۔ ہو سکتا ہے کہ غدر کا واقعہ نہ ہوتا تو تصانیف، نسخے اور رسائل مختلف جگہ نہ بکھرتے اور دیوانِ ذوق کی اور بہتر صورت سامنے آتی۔

حوالہ جات

۱۔ مظہر محمود شیرانی (مرتب)۔ مقالات حافظ محمود شیرانی، جلد سوم۔ لاہور: مجلس ترقی ادب۔ ۲۰۰۶ء ص ۲۷

۲۔ محمد حسین آزاد (مرتب)۔ دیوانِ ذوق دہلی: محبوب المطابع دہلی ۱۹۳۳ء ص ۱

۳۔ محمد حسین آزاد۔ آب حیات۔ لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، سن ص ۲۷۸۔

۴۔ ڈاکٹر اسلم فرخی۔ محمد حسین آزاد، جلد دوم۔ کراچی: انجمن ترقی اردو پاکستان طبع دوم ۲۰۰۸ء ص ۱۹۸

۵۔ ڈاکٹر تنویر احمد علوی (مرتب)۔ کلیات ذوق اردو۔ لاہور: مکتبہ شعر و ادب ۱۹۸۸ء ص ۵۰

۶۔ ایضاً، ص ۵۴

۷۔ ڈاکٹر تحسین فراقی، ڈاکٹر ناصر ص ۵۴ عباس نیّر (مرتبین)۔ آزاد صدی مقالات۔ لاہور: اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی ۲۰۱۰ء ص ۳۰۹۔۳۱۰